# گھر والوں کی طرف سے بچوں کی تربیت ونگہداشت اوران سے ربط وتعلق کی فضیلت واہمیت

## الْخُطْبَةُ الْأُولَى

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ الْأَطْفَالَ زِينَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.**أَمَّا بَعْدُ**: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا، قَالَ سُبْحَانَهُ:(وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ)[١].

رفیقانِ ملت اسلامیہ! میرے عزیز دوستو! بلاشبہ ہمارے بچے اور بچیاں ایک عظیم نعمت اور اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کا قیمتی عطیہ ہیں چنانچہ باری تعالیٰ کا فرمان ہے:(يَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ إِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ الذُّكُورَ)[٢]. وہ جس کو چاہتا ہے لڑکیاں دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے لڑکے دیتا ہے، پس ہمارے بچے روح کی خوشی کا ذریعہ ہیں ان سے قلب کو فرحت ومسرت ملتی ہے اور گھر والوں کو خوشی وسعادت مندی حاصل ہوتی ہے.اس کے بعد جاننا چاہیے کہ آدمی کا بچپنا اس کی زندگی کا انتہائی اہم مرحلہ ہے ، بچپن ہی میں اس کی طبیعت تشکیل پاتی ہے اور اس کی پرسنالٹی اور شخصیت کا رخ متعیّن ہوتا ہے اس لئے نبی کریم ﷺ بچوں کے ساتھ نشست اور ربط وضبط کا اہتمام فرمایا کرتے تاکہ ان کو تعلیم وتربیت اور شفقت وکرم سے نوازیں ان کو انسیت اور اطمینان عطا کریں اور تاکہ بچوں کے ساتھ

---

(١) الحجرات: ١٠.
(٢) الشورى: ٤٩.

ربط وتعلق مضبوط فرمائیں، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی رحمۃ للعلمین ﷺ ان کو اور حضرت حسن ابن علی کرم اللہ وجہہ کو شفقت وپیار میں اپنے آپ سے چمٹاتے پھر یہ دعا فرماتے: «اللَّهُمَّ ارْحَمْهُمَا، فَإِنِّي أَرْحَمُهُمَا»[1]. یا اللہ تو ان دونوں پر رحمت فرما، میں بھی ان پر شفقت ورحمت کرتا ہوں الحاصل بچوں کے ساتھ مثبت اور مفید تعلق رکھنا ان کو مسلسل اپنی تربیت اور رابطے میں رکھنا اور ان کے ساتھ شفقت و نرمی کا معاملہ کرنا انتہائی مفید ہے اس سے ان کی شخصیت پر بہت خوشگوار اثر ہوتا ہے بچے اس کی وجہ سے الفت وانسیت محسوس کرتے ہیں اور ان کے اندر خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے نبی کریم ﷺ کا فرمان عالیشان ہے: «مَا كَانَ الرِّفْقُ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا زَانَهُ»[2] نرمی جب بھی کسی چیز میں ہوتی ہے تو اس کو سنوار دیتی ہے

اپنے بچوں کی مسلسل تربیت ونگہداشت کرنے والو! ہر ماں باپ پر لازم ہے کہ وہ اپنے بچوں کے ساتھ نشست کیلئے وقت مخصوص کریں تاکہ ان کے جذبات کو سمجھیں ان کے دل کی بات سنیں اور ان کو اپنے علم اور تجربے سے فائدہ پہوچائیں نبی رحمت ﷺ کا یہی معمول مبارک تھا چنانچہ آپ ﷺ نے سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی تربیت کرتے ہوئے ان سے فرمایا: «يَا غُلَامُ، إِنِّي أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ: احْفَظِ اللَّهَ يَحْفَظْكَ»[3].

---

(١) البخاري: ٦٠٠٣.
(٢) مسلم: ٢٥٩٤ وأحمد: ٢٦٤٥٧ واللفظ له .
(٣) الترمذي: ٢٥١٦.

اے بچے! میں تجھے چند کلمات سکھا رہا ہوں، اللہ (کے احکام کی) کی حفاظت کر، وہ تمھاری حفاظت فرمائے گا الغرض ہمارے نونہالوں کو اس کی سخت ضرورت ہے کہ الفت ومحبت اور شفقت و نرمی کے ساتھ ان کی تربیت کی جائے پس والدین اور سرپرستوں پر لازم ہے کہ وہ اپنے بچوں کودین وشریعت، علم وادب اور اسلاف کی پاکیزہ عادات وروایات کی تعلیم دیں ان پر مسلسل نگاہ رکھیں ان کیلئے موبائل، لیپ ٹاپ اور الیکٹرانک آلات کے استعمال کا وقت متعیّن کریں اور بلاروک ٹوک اور بلا دریغ یہ آلات ان کو نہ استعمال کرنے دیں یقیناً بچوں کو ایسے مربی کی ضرورت ہوتی ہے جو ان کے ساتھ لطف ومہربانی کرے ،مناسب الفاظ وانداز میں ان کی ہمت افزائی کرتا رہے اور ان کو تشجیعی انعام وہدیہ دیکران کا دل خوش کردے نبیِ رحمۃ للعلمین ﷺ بچوں کو خصوصی شفقت وکرم سے نوازتے اور اپنے سے مانوس کرنے کیلئے ان کو ہدیہ عنایت فرماتے چنانچہ ایک بار خدمت اقدس میں ایک انگوٹھی پیش کی گئی تو آپ ﷺ نے اسے اپنی نواسی سیدہ امامہ کو عنایت فرمادیا اور ان سے فرمایا:«تَحلَّيْ بِهذَا يَا بُنَيَّةُ»[1]. بیٹی اس انگوٹھی کو تم استعمال کرنا، یا اللہ! ہماری اولاد میں خیر وبرکت عطا فرما ہم کو ان کی تعلیم وتربیت کی توفیق دیدے اور ان کو نیکی اور سعادت مندی عطا فرمادے ٭ ٭

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

---

(١) أبو داود: ٤٢٣٥، وابن ماجه: ٣٦٤٤.

## الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ، وَالصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ عَلَى مَنْ لاَ نَبِيَّ بَعْدَهُ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ تبعَ هَدْيَهُ. أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ.

حضراتِ سامعین! اور ذمہ دار آباء واجداد! گھر کے افراد کا بچوں کے ساتھ گفتگو کرنا اور ان کے سامنے دینی قصے اور مفید واقعات بیان کرنا ان کی زبان کی درستگی اور لغوی مہارت بڑھانے میں بہت مفید ہے اور ان کو مثبت طرز عمل سکھانے میں انتہائی معاون ہے امارات کے اندر بچوں کو معاشرے کا حصہ بنانے اور اچھے اخلاق واطوار کی طرف انکی رہنمائی کرنے میں حِضانۃُ الاطفال یا بچوں کی تربیت گاہ کا بہت بڑا کردار ہے اسی طرح ہمارے نوخیز اور قریب البلوغ بچوں کی نگہداشت اور دیکھ بھال ان کے نفسیاتی اطمینان و استحکام میں اور ان کی شخصیت کی تشکیل میں بہت معاون ہے، متحدہ عرب امارات نے بچوں کی پشت پناہی اور نوعمری میں ان کی دیکھ ریکھ کو اپنی ترجیحات میں شامل کیا ہے اور ایسے قوانین وضع کئے ہیں جو بچوں کی حمایت ورعایت کے ضامن ہیں اور ان کے حقوق کی حفاظت کرتے ہیں، آیئے دعا کریں کہ اِلٰہَ العٰلَمِین: ہمارے بچوں کو ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک بنا دے کورونا وغیرہ سے ہم سب کی حفاظت فرمادے تمام بیماروں کو شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمادے ** هَذَا وَصَلُّوا وَسَلِّمُوا عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. **اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى الْإِمَارَاتِ فَضْلَكَ وَنِعَمَكَ، وَزِدْهَا مِنْ عَطَائِكَ وَكَرَمِكَ. اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخ خَلِيفَةَ بْنَ زَايِدٍ وَنَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ، وَإِخْوَانَهُ**

**حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيخ زَايِد وَالشَّيخ مَكْتُوم، وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ. وَارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَأَجْزِلْ مَثُوبَتَهُمْ.**

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ.

اللَّهُمَّ ارْفَعْ عَنَّا وَعَنِ الْعَالَمِينَ الْوَبَاءَ، وَاشْفِ الْمُصَابِينَ بِهَذَا الدَّاءِ، وَعَافِهِمْ مِنْ كُلِّ دَاءٍ، يَا مُجِيبَ الدُّعَاءِ. اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا.

**عِبَادَ اللَّهِ:** اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ؛ يَذْكُرْكُمْ، وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.

---

خطیب کی چند ذمہ داریاں: (١) مسجد سے باہر نماز پڑھنے والوں کی رعایت کرتے ہوئے نماز میں تخفیف کی جائے (٢) دوسری اذان کا دورانیہ ایک منٹ سے زیادہ نہ ہو (٣) کوشش ہو کہ خطبہ اور نماز کی مجموعی مدت دس منٹ سے متجاوز نہ ہونے پائے (٤) نماز سے قبل اس بات کو یقینی بنالیا جائے کہ دورانِ نماز بطور خاص رکوع اور سجدوں میں صحن کے مائیکروفونز کام کرتے رہیں (٥) نمازیوں کو باہم متعین فاصلہ رکھنے کی اور ماسک کو صحیح طریقے سے لگائے رکھنے کی یاددہانی کرادی جائے